https://www.afkareislami.com

آخر میں معاویہ کی یہ دھمکی کہ وہ مہاجرین و انصار کے گروہ کے ساتھ نکلنے والا ہے تو حضرتؑ نے اس کا بڑے لطیف پیرایہ میں یہ جواب دیا ہے کہ اب تم مہاجر کہاں سے لاؤ گے جبکہ ہجرت کا دروازہ اسی دن بند ہوگیا تھا کہ جب تمہارا بھائی یزید ابن ابی سفیان اسیر ہوا تھا اور یہ فتح مکہ کے موقع پر گرفتار ہوا تھا اور فتح مکہ کے بعد ہجرت کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا کہ کوئی "مہاجر" کہلا سکے۔ چنانچہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ کا ارشاد ہے کہ:

لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ: "فتح کے بعد ہجرت نہیں ہے"۔ (صحیح البخاری، ج ۷، ص ۱۹۳، حدیث ۲۷۸۳)

☆☆☆☆☆

(٦٥) وَمِنْ كِتَابٍ لَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اِلَيْهِ اَيْضًا

اَمَّا بَعْدُ! فَقَدْ اٰنَ لَكَ اَنْ تَنْتَفِعَ بِاللَّمْحِ الْبَاصِرِ مِنْ عِيَانِ الْاُمُوْرِ، فَقَدْ سَلَكْتَ مَدَارِجَ اَسْلَافِكَ، بِادِّعَآئِكَ الْاَبَاطِيْلَ، وَ اقْتِحَامِكَ غُرُوْرَ الْمَيْنِ وَ الْاَكَاذِيْبِ، وَ بِانْتِحَالِكَ مَا قَدْ عَلَا عَنْكَ، وَ ابْتِزَازِكَ لِمَا اخْتُزِنَ دُوْنَكَ، فِرَارًا مِّنَ الْحَقِّ، وَ جُحُوْدًا لِّمَا هُوَ اَلْزَمُ لَكَ، مِنْ لَحْمِكَ وَ دَمِكَ، مِمَّا قَدْ وَعَاهُ سَمْعُكَ، وَ مُلِئَ بِهٖ صَدْرُكَ، ﴿فَمَا ذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚ﴾ الْمُبِيْنُ؟! وَ بَعْدَ الْبَيَانِ اِلَّا اللَّبْسُ؟! فَاحْذَرِ الشُّبْهَةَ وَ اشْتِمَالَهَا عَلٰى لُبْسَتِهَا، فَاِنَّ الْفِتْنَةَ طَالَمَا اَغْدَفَتْ جَلَابِيْبَهَا، وَ اَغْشَتِ الْاَبْصَارَ ظُلْمَتُهَا.

وَ قَدْ اَتَانِيْ كِتَابٌ مِّنْكَ ذُوْ اَفَانِيْنَ مِنَ الْقَوْلِ، ضَعُفَتْ قُوَاهَا عَنِ السِّلْمِ، وَ اَسَاطِيْرَ لَمْ يَحُكْهَا مِنْكَ عِلْمٌ وَّ لَا حِلْمٌ، اَصْبَحْتَ مِنْهَا كَالْخَآئِضِ فِي الدَّهَاسِ، وَ الْخَابِطِ فِي الدِّيْمَاسِ، وَ تَرَقَّيْتَ اِلٰى مَرْقَبَةٍ

مکتوب (۶۵)

معاویہ کے نام

اب اس کا وقت ہے کہ روشن حقیقتوں کو دیکھ کر ان سے فائدہ اٹھا لو۔ مگر تم تو باطل دعویٰ کرنے، کذب و فریب میں لوگوں کو جھونکنے، اپنی حیثیت سے بلند چیز کا ادّعا کرنے اور ممنوعہ چیزوں کو ہتھیا لینے میں اپنے بزرگوں کے مسلک پر چل رہے ہو۔ یہ اس لئے کہ حق سے بھاگنا چاہتے ہو اور ان چیزوں سے کہ جو گوشت و خون سے بھی زیادہ تم سے چمٹی ہوئی ہیں اور تمہارے کانوں میں محفوظ اور سینے میں بھری ہوئی ہیں، انکار کرنا چاہتے ہو۔ تو حق کو چھوڑنے کے بعد کھلی ہوئی گمراہی اور بیانِ حقیقت کے نظر انداز کئے جانے کے بعد سراسر فریب کاری کے سوا اور ہے ہی کیا۔ لہٰذا شبہات اور ان کی تلبیس کاریوں سے بچو۔ کیونکہ فتنے مدت سے دامن لٹکائے ہوئے ہیں اور ان کے اندھیروں نے آنکھوں کو چندھیا رکھا ہے۔

تمہارا خطؔ مجھے ملا ہے، ایسا کہ جس میں قسم قسم کی بے جوڑ باتیں ہیں، جن سے صلح و امن کے مقصد کو کوئی تقویت نہیں پہنچ سکتی اور اس میں ایسے خرافات ہیں کہ جن کے تانے بانے کو علم و دانائی سے نہیں بنا۔ تم تو ان باتوں کی وجہ سے ایسے ہو گئے ہو جیسے کوئی دلدل میں دھنستا جا رہا ہو اور اندھے کنویں میں ہاتھ پیر مار رہا ہو۔ تم اپنے کو اونچا کر کے

https://www.afkareislami.com

بَعِيْدَةِ الْمَرَامِ، نَازِحَةِ الْاَعْلَامِ، تَقْصُرُ دُوْنَهَا الْاَنُوْقُ، وَ يُحَاذٰى بِهَا الْعَيُّوْقُ.

ایسی بلند بام اور گم کردہ نشان چوٹی تک لے گئے ہو کہ عقاب بھی وہاں پر نہیں مار سکتا اور ستارہ عیوق کی بلندی سے ٹکر لے رہی ہے۔

وَ حَاشَ لِلّٰهِ اَنْ تَلِيَ لِلْمُسْلِمِيْنَ بَعْدِيْ صَدَرًا، اَوْ وِرْدًا، اَوْ اُجْرِيَ لَكَ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ عَقْدًا اَوْ عَهْدًا.

حاشا وکلا! یہ کہاں ہوسکتا ہے کہ تم میرے بااقتدار ہونے کے بعد مسلمانوں کے حل وعقد کے مالک بنو، یا میں تمہیں کسی ایک شخص پر بھی حکومت کا کوئی پروانہ یا دستاویز لکھ دوں۔

فَمِنَ الْاٰنَ فَتَدَارَكْ نَفْسَكَ، وَ انْظُرْ لَهَا، فَاِنَّكَ اِنْ فَرَّطْتَّ حَتّٰى يَنْهَدَ اِلَيْكَ عِبَادُ اللّٰهِ، اُرْتِجَتْ عَلَيْكَ الْاُمُوْرُ، وَ مُنِعْتَ اَمْرًا هُوَ مِنْكَ الْيَوْمَ مَقْبُوْلٌ، وَ السَّلَامُ.

خیر! اب کے سہی، اپنے نفس کو بچاؤ اور اس کی دیکھ بھال کرو۔ کیونکہ اگر تم نے اس وقت تک کوتاہی کی کہ جب خدا کے بندے تمہارے مقابلہ کو اٹھ کھڑے ہوئے پھر تمہاری ساری راہیں بند ہو جائیں گی اور جو صورت تم سے آج قبول کی جاسکتی ہے اس وقت قبول نہ کی جائے گی۔ والسلام۔

--☆☆--

[1] جنگِ خوارج کے اختتام پر معاویہ نے امیر المومنین علیہ السلام کو ایک خط تحریر کیا جس میں حسبِ عادت الزام تراشی سے کام لیا۔ اس کے جواب میں حضرتؑ نے یہ مکتوب اس کے نام لکھا۔ اس میں جس روشن حقیقت کی طرف معاویہ کو متوجہ کرنا چاہا ہے وہ یہی خوارج کی جنگ اور اس میں آپؑ کی نمایاں کامیابی ہے۔ کیونکہ یہ جنگ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئی کے نتیجہ میں واقع ہوئی تھی اور خود حضرتؑ بھی جنگ کے واقع ہونے سے قبل فرما چکے تھے کہ مجھے اصحاب جمل و صفین کے علاوہ ایک اور گروہ سے بھی لڑنا ہے اور وہ ''مارقین'' (دین سے برگشتہ ہونے والے خوارج) کا ہے۔ لہٰذا اس جنگ کا واقع ہونا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق ''ذو الثدیہ'' کا مارا جانا حضرتؑ کی صداقت کی ایک روشن دلیل تھا۔

اگر معاویہ شخصی نمود اور ملک گیری کی ہوس میں مبتلا نہ ہوتا اور اپنے اسلاف ابوسفیان و عتبہ کی طرح حق سے چشم پوشی نہ کرتا تو وہ حق کو دیکھ کر اس کی راہ پر آسکتا تھا۔ مگر وہ اپنی افتادِ طبع سے مجبور ہو کر ہمیشہ حق و صداقت سے پہلو بچاتا رہا اور ان ارشادات سے جو حضرتؑ کی امامت و وصایت پر روشنی ڈالتے تھے آنکھ بند کئے پڑا رہا۔ حالانکہ حجۃ الوداع میں شریک ہونے کی وجہ سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَّوْلَاهُ»[1] اور غزوۂ تبوک کے موقع پر موجود ہونے کی وجہ سے: «يَا عَلِيُّ! اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى»[2] اس سے مخفی نہ تھا، لیکن اس کے باوجود وہ حق پوشی و باطل کوشی میں زندگی کے لمحات بسر کرتا رہا۔ یہ کسی غلط فہمی کا نتیجہ نہ تھا، بلکہ صرف ہوسِ اقتدار اسے حق و انصاف کے کچلنے اور دبانے پر ابھارتی رہی۔

---

[1] سنن ابن ماجہ، ج ۱، ص ۴۵، حدیث ۱۲۱۔

[2] علل الشرائع ج ۲، ص ۴۷۴۔ معجم کبیر طبرانی، ج ۱، ص ۱۴۴، حدیث ۳۳۲۔